عورتوں کے نکلنے کے بارے میں خلاصی کی چراگاہیں

۱۳۱۶ھ

مصنف:

اعلیٰ حضرت، مجدد امام احمد رضا

رسالہ

مُرُوجُ النَّجا لِخُرُوجِ النِّسآء

۱۳۱۶ھ

(عورتوں کے نکلنے کے بارے میں خلاصی کی چراگاہیں)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مسئلہ کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرع متین مسائلِ ذیل میں:

(۱) عورات کو اس مکان میں جہاں محارم وغیر محارم مرد اور عورتیں ہوں جانا جائز ہے یا ناجائز؟

(۲) جس گھر میں نامحرم مرد و عورات ہیں وہاں عورت کو کسی تقریب شادی یا غمی میں برقع کے ساتھ جانا اور شریک ہونا جائز ہے یا نہیں؟

(۳) جس مکان کا مالک نامحرم ہے لیکن اس جلسہ عورات میں نہیں ہے اور اُس کا سامنا بھی نہیں ہوتا ہے مگر مالک مکان کی جورو اس عورت کی محرم ہے تو اس کو وہاں جانا جائز ہے یا نہیں؟

(۴) ایسے گھر میں جس کے مالک تو نامحرم ہیں، مگر اس گھر میں کوئی عورت بھی اس عورت کی محرم نہیں ہے تو اس عورت کو جانا جائز ہے یا نہیں؟

(۵) ایسے گھر میں کہ جس کا مالک نامحرم ہے، مگر وہاں ایک عورت اسی عورت کی محرم ہے اور جو عورت محرم ہے وہ مالک مکان کی نامحرم ہے تو اس عورت کو جانا جائز ہے یا نہیں؟

(۶) ایسے گھر میں جہاں مالک تو نامحرم ہے مگر اُس گھر میں عورات اُس عورت کی محرم ہیں اور مالک جو نامحرم ہے وہ گھر میں جہاں جلسہ عورات ہے نہیں آتا ہے تو اُس عورت کو جانا جائز ہے یا نہیں؟

(۷) جس گھر کا مالک تو نامحرم ہے اور گھر میں آتا نہیں اور عورات بھی اُس گھر کی نامحرم ہیں تو اس عورت کو جانا جائز ہے یا نہیں؟

(۸) جس گھر کا مالک محرم ہے اور لوگ نامحرم ہیں تو جانا جائز ہے یا ناجائز ہے؟

(۹) جس گھر میں مالک نامحرم ہے مگر دوسرے شخص محرم ہیں حالانکہ سامنا نامحرموں سے نہیں ہوتا تو اس عورت کا جانا جائز ہے یا ناجائز؟

(۱۰) جس گھر کے دو مالک ہیں، ایک اُس عورت کا خاوند ہے اور دوسرا نامحرم ہے تو اُس گھر میں جانا جائز ہے یا ناجائز؟

(۱۱) جس گھر میں عام محفل ہے جہاں مذکور الصدر سب اقسام موجود ہیں اور عورات پردہ نشین و غیر پردہ نشین دونوں قسم کی موجود ہیں اور مرد بھی محارم اور غیر محارم ہیں مگر یہ عورت نامحرم مرد سے چادر وغیرہ سے پردہ کرکے ان عورتوں میں بیٹھ سکتی ہے تو ایسی حالت میں جانا جائز ہے یا ناجائز ہے؟

(۱۲) جس گھر میں ایسی تقریب ہو رہی ہے جس میں منہیات شرعیہ ہو رہے ہیں اُس میں کسی مرد یا عورت کو اس طرح سے جانا کہ وہ علیحدہ ایک گوشہ میں بیٹھے جہاں سواجہ تو اس کی شرکت میں نہیں ہے مگر آواز وغیرہ آ رہی ہے گو اس آواز وغیرہ ناجائز امور سے اسے حظ بھی نہیں ہے اور نہ متوجہ اُس طرف ہے تو جانا جائز ہے یا نہیں؟

(۱۳) جس گھر میں مالک وغیرہ نامحرم مگر اس عورت کے ساتھ محارم عورات بھی ہیں گو اُس گھر کے لوگ ان عورات کے نامحرم ہیں تو اُس کو جانا جائز ہے یا نہیں؟

(۱۴) شقوق مذکور الصدر میں سے جو شقوق ناجائز ہیں اُن میں سے کسی شق میں عورت کو شوہر کا اتباع جائز ہے یا نہیں؟

(۱۵) مرد کو اپنی بی بی کو ایسی مجالس و محافل میں شرکت سے منع کرنے اور نہ کرنے کا کیا حکم ہے اور عورت پر اتباع و عدم اتباع سے کس درجہ نافرمانی کا اطلاق اور کیا اثر ہوگا اور مرد کو شریک ہونے اور نہ ہونے کا کیا حکم ہے؟

(۱۶) جس مکان میں مجمع عورات محارم وغیر محارم کا ہو اور عورات محارم و نامحارم ایک طرف خاص پردہ میں باہم مجتمع ہوں اور مجمع مردوں کا بھی ہر قسم کے اُسی مکان میں عورات سے علیحدہ ہو لیکن آواز نامحرم مردوں کی عورات سُنتی ہیں اور ایسے مکان میں مجلس وعظ یا ذکر شریف نبوی علیہ الصلوٰۃ والسلام منعقد ہے تو ایسے جلسہ میں اپنے محارم کو بھیجنا یا نہ بھیجنا کیا حکم ہے اور نہ بھیجنے سے کیا محذورِ شرعی لازم ہوتا ہے اور انعقاد ایسی مجالس کا اپنے زنانہ مکانات میں کیسا ہے اور اُس ذاکر یا واعظ کو اپنے محارم یا غیر محارم کے ایسے مکان میں جانا چاہیے یا نہیں فقط بیّنوا توجروا احسن اللہ الوھاب (بیان کرو اللہ وہاب سے اجر پاؤ گے ت) مقصود مسائل عورات محارم سے وہ قرابت دار ہیں جن کے مرد فرض کرنے سے نکاح جائز نہ ہو۔ بیّنوا توجروا۔

الجواب

صورِ جزئیہ کے عرض جواب سے پہلے چند اصول و فوائد ملحوظ خاطر عاطر رہیں کہ بعونہٖ عزّ مجدہ شقوق مذکورہ وغیر مذکورہ سب کا بیان ہیں اور فہم حکم کے ممد و معین ہوں وباللہ التوفیق۔

اوّل: اصل کلی یہ ہے کہ عورت کا اپنے محارم رجال خواہ نساء کے پاس اُن کے یہاں عیادت یا تعزیت یا اور کسی مندوب یا مباح دینی یا دُنیوی حاجت یا صرف ملنے کے لئے جانا مطلقاً جائز ہے جبکہ منکرات شرعیہ سے خالی ہو مثلاً بے ستری نہ ہو مجمع فساق نہ ہو تقریب ممنوع شرعی نہ ہو، ناچ یا گانے کی محفل نہ ہو، زنانِ فواحش و بیباک کی صحبت نہ ہو، بے شرمی کے شیطانی گیت نہوں، سمدھنوں کی گالیاں سُننا سنانا نہو، نامحرم دولہا کو دیکھنا دکھانا نہو، رتجگے وغیرہ میں ڈھول بجانا گانا نہو۔

دوم: اجانب کے یہاں جہاں کے مرد و زن سب اس کے نامحرم ہوں شادی غمی زیارت عیادت اُن کی کسی تقریب میں جانے کی اجازت نہیں اگرچہ شوہر کے اذن سے اگر اذن دے گا تو وہ بھی گنہگار ہوگا سوا چند صور مفصلہ ذیل کے، اور ان میں بھی حتی الوسع تستر و تحرز اور فتنہ سے تحفظ فرض۔

سوم: کسی کے مکان سے مراد اُس کا مکان سکونت ہے نہ مکان ملک مثلاً اجنبی کے مکان میں بھائی کرایہ پر رہتا ہے جانا جائز، بھائی کے مکان میں اجنبی عاریۃً ساکن ہے جانا ناجائز۔

چہارم: محارم میں مردوں سے مراد وہ ہیں جن سے بوجہ علاقہ جزئیت[a] ہمیشہ ہمیشہ کو نکاح حرام کہ

---

[a] اراد الحد المتفق علیہ من الحنفیۃ احترز بہ عن اللعان عند ابی یوسف فانہ عندہ حرمۃ ابدیۃ۔

کسی صورت سے حلت نہیں ہو سکتی نہ ہونی یا پھوپھا یا خالو کہ بہن پھوپھی خالہ کے بعد اُن سے نکاح حلال علاقہ جزئیت رضاع و مصاہرت کو بھی عام مگر زنان جوان خصوصاً حسینوں کو بلا ضرورت ان سے احتراز ہی چاہئے اور برعکس رواج عوام بیاہیوں کو کنواریوں سے زیادہ کہ ان میں نہ وہ حیا ہوتی ہے، نہ اتنا خوف، نہ اس قدر لحاظ، اور نہ اُن کا وہ رعب، نہ عامر محافظین کو اس درجہ ان کی نگہداشت اور ذوق چشیدہ کی رغبت انجان نادان سے کہیں زائد لیس المخبر کالمعاینۃ (خبر معاینہ کی طرح نہیں ہوتی۔ ت) قران میں موانع ہلکے اور مقتضے بھاری اور صلاح و تقوٰی پر اعتماد سخت غلط کاری، مرد خود اپنے نفس پر اعتماد نہیں کر سکتا اور کیسے تجربۃً اذ لاحول ولا قوۃ الا باللہ نہ کہ عورت جو عقل و دین میں اس سے آدھی اور رغبت نفسانی میں سو گنی، ہر مرد کے ساتھ ایک شیطان اور ہر عورت کے ساتھ دو، ایک آگے ایک پیچھے، تقبل شیطان و تدبر شیطان[1]۔

والعیاذ باللہ العزیز الرحمٰن اللھم انی اسألک العفو والعافیۃ فی الدین والدنیا والاٰخرۃ لی وللمؤمنین وللمؤمنات جمیعا، اٰمین!

اللہ عزیز ورحمٰن بچائے۔ یا اللہ! میں تجھ سے دنیا و آخرت میں اپنے لئے اور تمام مومنین و مومنات کے لئے معافی و عافیت طلب کرتا ہوں، آمین! (ت)

پنجم: محرم عدد قرآن سے وہ مراد کہ دونوں میں جسے مرد فرض کیجئے نکاح حرام ابدی ہو ایک جانب سے جریان کافی نہیں مثلاً ساس بہو تو باہم نامحرم ہی ہیں کہ اُن میں جسے مرد فرض کریں دوسرے سے بیگانہ ہے سوتیلی ماں بیٹیاں بھی آپس میں محرم نہیں کہ اگرچہ بیٹی کو مرد فرض کرنے سے حرمت ابدیہ ہے کہ وہ اس کے باپ کی مدخولہ ہے مگر ماں کو مرد فرض کرنے سے محض بیگانگی کہ اب وہ اس کے باپ کی کوئی نہیں۔

ششم: رہے وہ مواضع جو محارم و اجانب کسی کے مکان نہیں اگر وہاں تنہائی و خلوت نہ ہے تو شوہر یا محرم کے ساتھ جانا ایسا ہی ہے جیسے اپنے مکان میں شوہر و محارم کے ساتھ رہنا اور مکان قید و حفاظت ہے کہ ستر و تحفظ پر اطمینان حاصل اور اندیشہائے فتنہ کم ہر زائل، تو یوں بھی حرج نہیں اس قید کے بعد استثنائے یک روزہ راہ کی حاجت نہیں کہ بے معیت شوہر یا مرد محرم عاقل بالغ قابل اعتماد حرام ہے اگرچہ محمل خالی کی طرف اوجہ یہ کہ عورت کا تنہا مقام دور کو جانا اندیشہ فتنہ سے عاری نہیں تو وہی قید

---

[1] صحیح مسلم کتاب النکاح باب ندب من رای امراۃ فوقعت فی نفسہ الخ قدیمی کتب خانہ کراچی ۱/۴۴۹

اس کے اخراج کو کافی اور اگر مجمع محل جلوت ہے تو بے حاجتِ شرعی اجازت نہیں خصوصاً جہاں فضولیات ولطالات وخطیات وجہالت کا جلسہ ہو۔ جیسے تیرو تماشے، باجے تاشے، نذروں کے پن گھٹ، تاڑ چڑھانے کے جمگھٹ، جنتنظیر کے میلے، پھول والوں کے جھیلے، نوچندی کی بلائیں، مصنوعی کربلائیں، علم تعزیوں کے کاوے، تخت جریدوں کے دھاوے، حسین آباد کے جلوے، عباسی درگاہ کے بلوے۔ ایسے مواقع مردوں کے جانے کے بھی نہیں، نہ کہ یہ نازک شیشیاں جنھیں صحیح حدیث میں ارشاد ہوا:

رویدك انجشۃ رفقا بالقواریر[1] انجشہ! دیکھنا، شیشیوں کو آہستہ لے چل۔ (ت)

اور محل حاجت میں جس کی صورتیں مذکور ہوں گی بشرط تستر وتحفظ وتحرز فتنہ اجازت یک روزہ راہ بلکہ زد تحقیق مناط اس سے کم میں بھی محافظ مذکور کی حاجت۔

ہفتم: یہ ادوار وہ سب یعنی مکانِ غیرہ وغیر مکان میں جانا بشرائط مذکورہ جائز ہونے کی ۹ صورتیں ہیں:

(۱) قابلہ (۲) غاسلہ (۳) نازلہ (۴) مریضہ (۵) مضطرہ (۶) حاجہ (۷) مجاہدہ (۸) مسافرہ (۹) کاسبہ۔

قابلہ: یہ کہ کسی عورت کو دردِ زہ ہو یہ دائی ہے۔

غاسلہ: جب کوئی عورت مرے یہ نہلانے والی ہے۔ ان دونوں صورتوں میں اگر شوہر والی ہے تو اذنِ شوہر ضرور جبکہ مہر معجل نہ ہو یا تھا تو پا چکی۔

نازلہ: جب اسے کسی مسئلہ کی ضرورت پیش آئے اور خود عالم کے یہاں جائے بغیر کام نہیں چل سکتا۔

مریضہ: کہ طبیب کو بلا نہیں سکتی نبض کو دکھانے کی ضرورت ہے اسی طرح زچہ و مریضہ کا علاجاً حمام کو جانا جبکہ وہاں کسی طرف سے کشف عورت اور بند مکان میں گرم پانی سے گھر میں نہانا کفایت نہ ہو۔

مضطرہ: کہ مکان میں آگ لگی یا گرا پڑتا ہے یا چور گھس آئے یا درندہ آتا ہے، غرض ایسی کوئی حالت واقع ہوئی کہ حفظ دین یا ناموس یا جان کے لئے گھر چھوڑ کر کسی جائے امن وامان میں جائے بغیر چارہ نہیں اور عضو مثل نفس اور مال اس کا شقیق ہے۔

حاجہ: ظاہر ہے اور زائرہ اسی میں داخل کہ زیارت اقدس حضور سیّد عالم صلی اللہ تعالٰی

---

[1] صحیح البخاری کتاب الادب باب المعاریض مندوحۃ عن الکذب قدیمی کتب خانہ کراچی ۲/ ۹۱۶

مسند احمد بن حنبل مروی از انس بن مالک رضی اللہ عنہ المکتب الاسلامی بیروت ۳/ ۲۲۷

علیہ وسلم تتمۂ حج بلکہ تکملۂ حج ہے۔

مجاہدہ: جب عیاذاً باللہ عیاذاً باللہ عیاذاً باللہ اسلام کو حاجت اور بحکم امام نفیرِ عام کی نوبت ہو فرض ہے کہ ہر غلام بے اذنِ مولیٰ، ہر پسر بے اذنِ والدین، ہر پردہ نشین بے اذنِ شوہر جہاد کو نکلے جبکہ استطاعتِ جہاد و سلاح و زاد ہو۔

مسافرہ: جو عورت سفرِ جائز کو جائے مثلاً والدین مدتِ سفر پر ہیں یا شوہر نے کہ دُور نوکر ہے اپنے پاس بلایا اور محرم ساتھ ہے تو منزلوں پر سرا وغیرہ میں اُترنے سے چارہ نہیں۔

کاسبہ: عورت بے شوہر ہے یا شوہر ہے جو اس کی خبرگیری نہیں کرتا، نہ اپنے پاس کچھ کہ دن کاٹے، نہ اقارب کو توفیق یا استطاعت، نہ بیت المال منتظم، نہ گھر بیٹھے دستکاری پر قدرت، نہ محارم کے یہاں ذریعہ خدمت، نہ بحالِ بے شوہری کسی کو اس سے نکاح کی رغبت تو جائز ہے کہ بشرطِ تحفظ و تحرز اجانب کے یہاں جائز وسیلۂ رزق پیدا کرے جس میں کسی مرد سے خلوت نہ ہو حتی الامکان وہاں ایسا کام لے جو اپنے گھر لاکر کرے جیسے سینا پرونا، ورنہ اس گھر میں نوکری کرلے جس میں صرف عورتیں ہوں یا نابالغ بچے، ورنہ جہاں کا مرد متقی پرہیزگار ہو اور ساتھ شرط اس کی پیرزال یا شکل کریہ المنظر، خلوت میں بھی مضائقہ نہیں۔

تنبیہ: ان کے سوا تین صورتیں اور بھی ہیں: شاہدہ، طالبہ، مطلوبہ۔

شاہدہ: وہ جس کے پاس کسی حق اللہ مثل رؤیتِ ہلالِ رمضان و سماعِ طلاق و عتق وغیرہ میں شہادت ہو اور ثبوت اس کی گواہی و حاضری دار القضا پر موقوف خواہ بشرطِ مذکور کسی حق العبد مثل عتقِ غلام و نکاح و معاملاتِ مالیہ کی گواہی اور مدعی اس سے طالب اور قاضی عادل اور قبول مامول اور اُسی دن گواہی دے کر واپس آسکے۔

طالبہ: جب اس کا کسی پر حق آتا ہو اور بے جائے دعویٰ نہیں ہوسکتا۔

مطلوبہ: جب اس پر کسی نے غلط دعویٰ کیا اور جواب دہی میں جانا ضرور۔

یہ صورتیں بھی علماء نے شمار فرمائیں، مگر بحمد اللہ تعالیٰ پردہ نشینوں کو ان کی حاجت نہیں کہ اُن کی طرف سے وکالت مقبول اور حاکمِ شرع کا خود آکر نائب بھیج کر اُن سے شہادت لینا معمول۔ یہ بیان کافی و شافی، بحمد اللہ تعالیٰ تمام صُوَر کو حاوی و وافی، بعونہٖ تعالیٰ اب جوابِ جزئیات ملاحظہ ہو۔

جواب سوال اول: وہ مکانِ محارم ہے یا مکانِ غیر یا غیر مکان اور وہاں جانے کی طرف حاجتِ شرعیہ داعی یا نہیں سب صُوَر کا مفصل بیان مع شرائط و مستثنیات گزرا۔

جواب سوال دوم: اگر یہ مراد کہ نامحرم بھی ہیں تو وہی سوال اول ہے اور اگر یہ مقصود کہ نامحرم ہی ہیں تو جواب ناجائز مگر بطور استثناء۔

جواب سوال سوم: زن محرم کے یہاں اس کی زیارت عیادت تعزیت کسی شرعی حاجت کے لئے جانا بشرائط مذکورہ اصل قول جائز مگر کتب معتمدہ مثل مجموع النوازل و خلاصہ و فتح القدیر و بحر الرائق و اشباہ و غمز العیون و طریقہ محمدیہ و در مختار و ابو السعود و شرنبلالیہ و ہندیہ وغیرہ میں ظاہر کلمات ائمہ کرام شادیوں میں جانے سے مطلقاً ممانعت ہے اگرچہ محارم کے یہاں علامہ احمد طحطاوی نے اسی پر جزم اور علامہ مصطفے رحمتی و علامہ محمد شامی نے اسی کا استظہار کیا اور یہی مقتضی ہے حدیث عبداللہ بن عمرو و حدیث خولہ بنت الیمان و حدیث عبادہ بن الصامت رضی اللہ تعالٰی عنہم کا۔

فلتنظر نفس ما ذا ترغب۔ (پس ہر جان کو غور کرنا چاہئے ہر کچھ غور کرتا ہے۔ ت)

اور اگر شادیاں اُن فواحش و منکرات پر مشتمل ہوں جن کی طرف ہم نے اصل اول میں اشارہ کیا تو منع یقینی ہے اور شوہر دار کو تو شوہر بہرحال اس سے روک سکتا ہے جبکہ مہر معجل سے کچھ باقی نہ ہو۔

جواب سوال چہارم: و نیز بالاستثناء مذکور۔

جواب سوال پنجم: وہ مکان اگر اس زن محرم کا مسکن ہے تو اس کے پاس جانا تفصیل مذکور جواب سوم پر ہے ورنہ یوں کہ نامحرموں کے یہاں دو بیٹھیں جائیں کہ وہاں ہر ایک دوسرے کی محرم ہوگی اجازت نہیں کہ مخروج و منوع جل کر نامخروج نہ ہوں گے۔

جواب سوال ششم: اگر وہ مکان اُن زنان محارم کا ہے تو جواب جواب سوم ہے کہ گزرا ورنہ جواب ہفتم کہ آتا ہے۔

جواب سوال ہفتم: اللّٰھم انی اعوذبک من الفتن والاٰفات و عوار العورات (اے اللہ! فتنوں، آفتوں اور عورتوں کے مکر سے تیری پناہ۔ ت) یہ مسئلہ مکان اجانب میں زنان اجنبیہ کے پاس عورتوں کے جانے کا ہے، علمائے کرام نے بعد استثناء ذکر کرکے فرمادیا:

وفیما عدا ذٰلک وان اذن کانا عاصیین[1] | ان کے ماوراء میں اور اگر شوہر اذن دے تو وہ بھی گنہگار۔

---

[1] خلاصۃ الفتاوٰی کتاب النکاح الفصل الخامس عشر فی الحظر والاباحۃ مکتبہ حبیبیہ کوئٹہ ۲/۵۳

اس نہی کا عموم سب کو شامل، پھر ان مواضع میں ماں کے پاس جانا بھی شمار فرمایا اور دیگر محارم کے پاس بھی، اور اس کی مثال خانیہ وغیرہا میں خالہ و عمہ و خواہر سے دی، نیز علماء نے قابلہ و غاسلہ کا استثناء کیا اور پُر ظاہر کہ وہ نہ جائیں گی مگر عورات کے پاس، اگر زنانِ اجنبیہ کے پاس جانا مواضع استثناء سے مخصوص نہ ہوتا استثناء میں مادر و خالہ و خواہر و عمہ و قابلہ و غاسلہ کے ذکر کے کوئی معنی نہ تھے احادیث ثلثہ مشارٌ الیہا میں ارشاد ہوا عورتوں کے اجتماع میں خیر نہیں،[2] حدیثین اولین میں اس کی علت فرمائی کہ وہ جب اکٹھی ہوتی ہیں بیہودہ باتیں کرتی ہیں[3]۔ حدیث ثالث میں فرمایا ان کے جمع ہونے کی مثال ایسی ہے جیسے صیقل گر نے لوہا تپایا جب آگ ہوگیا کوٹنا شروع کیا جس چیز پر اس کا پھول پڑا جلا دی[4] رواھن جمیعا الطبرانی فی الکبیر (تمام احادیث کو طبرانی نے کبیر میں روایت کیا) عورتیں کہ بوجہ نقصان عقل و دین سنگرال اور امر حق سے کم منفعل ہیں ولہذا لم یکمل منھن الا قلیل (عورتوں سے کوئی کام کامل نہ ہو مگر قلیل۔ ت) لوہے سے تشبیہ دی گئیں اور نار شہوات و غلامات کہ ان میں رجال سے سو حصہ زائد مشتعل رہا کی ہیں اور ان کا مجمع بالطبع ہو کر اجتماع لوہے اور ہتھوڑے کی صحبت اب جو چنگاریاں اُڑیں گی دین و ناموس و حافظت جس پر پڑیں گی صاف پھونک دیں گی، کسی پارسا سے پارسا [illegible] پارسائیں معصوم ہوتی ہیں، کیا صحبت بد میں اثر نہیں، جب غیروں سے جدا خود سرو آزاد ایک مکان میں جمع اور قیتوں کے آنے دیکھنے سے بھی اطمینان حاصل فانما خلقت من ضلع اعوج[5] کے سے بنی کی بھی چلے گی، آپ نادان ہے تو شدہ شدہ سیکھ کر رنگ بدلے گی جسے تشیعِ زناں کی پروا نہیں یا حالاتِ زناں سے آگاہ نہیں اول ظالم کا تو نام نہ لیجئے اور ثانی صاحب سے گزارش کیجئے ع

معذور دارمت کہ تو او را ندیدۂ

(مجھے معذور رکھو کہ تو نے اسے دیکھا نہیں۔ ت)

---

[1] فتاوٰی قاضیخان کتاب النکاح باب النفقۃ نولکشور لکھنؤ ۱/۱۹۳

[2] المعجم الکبیر مروی عن عبداللہ بن عمر حدیث ۱۳۲۲۸ المکتبۃ الفیصلیۃ بیروت ۱۲/۳۱۶

[3] ؍؍ ؍؍ عن واثلۃ بنت الیمان ؍؍ ۹۳۲ ؍؍ ؍؍ ؍؍ ؍؍ ۲۲/۳۴۶

المعجم الاوسط حدیث ۲۱۲۶ مکتبۃ المعارف الریاض ۸/۹۳

[4] مجمع الزوائد بحوالہ الطبرانی کتاب الاذکار باب ما جاء فی مجالس الذکر دارالکتاب بیروت ۱۰/۷۷،۷۸

[5] صحیح البخاری کتاب الانبیاء ۱/۴۶۹ و کتاب النکاح ۲/۷۷۹ قدیمی کتب خانہ کراچی

صحیح مسلم کتاب الرضاع باب الوصیۃ بالنساء قدیمی کتب خانہ کراچی ۱/۴۷۵

مجمع زناں کی شناعات وہ ہیں کہ لاینبغی ان تذکر فضلا ان تسطر (جن کا ذکر نامناسب ہے چہ جائیکہ لکھا جائے۔ ت) جسے ان نازک شیشوں کو صدمے سے بچانا ہو تو راہ یہی ہے کہ شیشیاں شیشیاں بھی بے حاجتِ شرعیہ نہ ملنے پائیں کہ آپس میں مل کر ہی ٹھیس کھا جاتی ہیں حاجاتِ شرعیہ وہی جو علمائے کرام نے استثنا فرما دیں، غرض احادیثِ مصطفےٰ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد ہلکا نہیں کہ اجتماعِ نساء میں خیر و اصلاح نہیں آئندہ اختیار بدستِ مختار۔

جوابِ سوال ہشتم و نہم: ان دونوں سوالوں کا جواب بعد ملاحظہ اصلِ سوم و جوابات سابقہ ظاہر کہ بعد استعارہ اعتبارِ ملک و لحاظ سکونت یہ اُن سے جدا کوئی صورت نہیں۔

جوابِ سوال دہم: ملک کا حال وہی ہے جو اُوپر گزرا، اور شوہر کے پاس جانا مطلقاً جائز جبکہ ستر حاصل اور تحفظ کامل اور ہرگز نہ اندیشہ فتنہ زائل اور موقع غیر موقع ممنوع و باطل ہو، اور شوہر جس مکان میں رہے اگرچہ ملک مشترک بلکہ غیر کی ملک ہو اُس کے پاس رہنے کی بھی بشرائط معلومہ مطلقاً اجازت بلکہ جب نہ مہرِ معجل کا تقاضا نہ مکان مغصوب ہونے کے باعث دین یا جان کا ضرر ہو اور شوہر بشرائط اسکنا سے واجب مذکورہ نفقہ کیا ادا کرتا ہو تو واجب انھیں شرائط سے واضح ہوگا کہ مسکن میں اوروں کی شرکت سکونت کہاں تک قبول کی جاسکتی ہے اتنا ضروری ہے کہ عورت کو ضرر دینا بنصِ قطعی قرآن عظیم حرام ہے، اور شک نہیں کہ اجنبی مرد تو مرد ہیں سَوتن کی شرکت بھی ضرر رساں اور جہاں ساس، نند، دیورانی، جٹھانی سے ایذا ہو تو ان سے بھی جُدا رکھنا حقِ زناں ہو التفصیل فی ردالمحتار۔

جوابِ سوال یازدہم: یہ تقریباً وہی سوال ہے محارم کے یہاں بشرائط جائز۔ جوابِ سوم بھی ملحوظ رہے ورنہ خدا کے گھر یعنی مساجد سے بہتر عام محفل کہاں ہوگی اور ستر بھی کیسا کہ مردوں کی ادھر ایسی پیٹھ کہ منہ نہیں کر سکتے اور انھیں حکم کہ بعد سلام جب تک عورتیں نہ نکل جائیں نہ اٹھو مگر علماء نے اوّلاً کچھ تخصیصیں کیں جب زمانہ فتن کا آیا مطلقاً ناجائز فرما دیا۔

جوابِ سوال دوازدہم: اگر جانے نہیں اس حالت میں جانے سے انکار کروں تو انھیں منہیات کا چھوڑنا پڑے گا تو جب تک ترک نہ کریں جانا ناجائز، اور جانے کہ میں جب آؤں تو میرے سامنے منہیات نہ کر سکیں گے تو جانا واجب، جبکہ خود اس جانے میں منکر کا ارتکاب ہو، اور اگر نہ یہ نہ وہ تو محل عار و طعن و بدگوئی و بدگمانی سے احتراز لازم، خصوصاً مقتدا کو، ورنہ بشرائط معلومہ جبکہ حالت حالتِ مذکورہ سوال ہو کہ اسے نہ حفظ نہ توجہ، اگرچہ تحریم نہیں مگر حدیث ابن عمر

رضی اللہ تعالٰی عنہا کہ شہنائی کی آواز سن کر کانوں میں انگلیاں دیں اور یہی فعل حضور پر نور سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم سے نقل کیا اس سے احتراز کی طرف داعی خصوصاً نازک دل عورتوں کے لئے حدیث انجشہ ابھی گزری اور صلاح پر اعتماد نری غفلت۔

بسا کیں آفت از آواز خیزد

(بہت دفعہ آواز سے آفت آپڑتی ہے۔ ت)

ع حسن بلائے چشم ہے نغمہ وبال گوش ہے

جواب سوال سیزدہم: جواب پنجم ملاحظہ ہو، عورت کا عورت کے ساتھ ہونا زیادت عورت ہے نہ حفاظت کی صورت، سونے پر سونا جتنا بڑھاتے جائیے محافظ کی ضرورت ہوگی کہ ایک تو دوسرے کی نگہداشت کرے۔

جواب سوال چہاردہم: گناہ میں کسی کا اتباع نہیں، ہاں وہ صورتیں جہاں منع صرف حق شوہر کے لئے ہے جیسے مہر معجل نہ رکھنے والی کا جانے کے اندر والدین یا سال کے اندر دوسرے کہ محارم کے یہاں جانا وہاں شب باش [illegible]

جواب سوال پانزدہم: [illegible] ہم پر حاکم ہیں۔ ت)

مرد کو لازم کہ اپنی اہلیہ کو حتی المقدور مناہی سے روکے یایہا الذین اٰمنوا قوا انفسکم و اھلیکم نارا[2] (اے ایمان والو! اپنے آپ کو اور اپنے اہل خانہ کو آگ سے بچاؤ۔ ت) عورت بحال نافرمانی دوہری گنہگار ہوگی، ایک گناہ شرع، دوسرے گناہ نافرمانی شوہر، اس سے زیادہ اثر جو عوام میں مشتہر کہ بے اذن جائے تو نکاح سے جائے غلط اور باطل، مگر جبکہ شوہر نے ایسے جانے پر طلاق بائن معلق کی ہو، مرد ہر مجلس خالی عن المنکرات میں شریک ہوسکتا ہے اور نہی عن المنکر کے لئے مجالس منکرہ میں بھی جانا ممکن جبکہ مثیر فتنہ نہ ہو والفتنۃ اکبر من القتل[3] (فتنہ قتل سے بڑا ہے۔ ت) مگر تجسس و اتباع عورات و دخول دار غیر بے اذن کی اجازت نہیں۔

جواب سوال شانزدہم: عورتوں کے لئے محرم عورت کے معنی اصل پنجم میں گزرے اور نیز

---

[1] القرآن الکریم ۴/۳۴
[2] " ۶۶/۶
[3] " ۲/۲۱۷

میں اصلاً محذورِ شرعی نہیں اگرچہ مجلس محارم ہی کے یہاں ہو بلکہ اگر واعظ اکثر واعظانِ زمانہ کی طرح نرا جاہل دنا عاقل و بیباک و ناقابل ہوتے ہیں جن کا مبلغ علم کچھ اشعار خوانی یا بے سروپا کہانی یا تفسیر مصنوع یا حدیث موضوع، نہ عقائد کا پاس نہ مسائل کا احتفاظ، نہ خدا سے شرم نہ رسول کا لحاظ، غایت مقصود پسند عوام اور نہایت مراد جمع حطام، یا ذاکر ایسے ہی ذاکرین خاطئین مبطلین جاہلین سے کہ مسائل پڑھیں تو جہال مغرور کے، اشعار گائیں تو شعراء بے شعور کے، انبیاء کی توہین، خدا پر اتہام اور نعت و منقبت کا نام بدنام، جب تو جانا بھی گناہ بھیجنا بھی حرام، اور اپنے یہاں انعقاد بھی آثام، آج کل اکثر واعظ و مجالس عوام کا یہی حال پُرملال، فانا للہ وانا الیہ راجعون۔ اسی طرح اگر عادت نساء سے معلوم یا مظنون کہ بنام مجلس وعظ و ذکر اقدس جائیں اور سنیں ذرا سائیں بلکہ عین وقت ذکر اپنی کچر پاں پکائیں جیسا کہ غالب احوال زنان زمان، تو بھی ممانعت ہی سبیل ہے کہ اب یہ جانا اگرچہ بنام خیر ہو مگر بوجہ غیر ہے ذکر و تذکیر کے وقت لغو و لغط سخت ممنوع و غلط، اور اگر ان سب مفاسد سے خالی ہو اور وہ قلیل و نادر ہے تو محارم کے یہاں بشرط اطمینان کامل بھیجنے میں حرج نہیں اور غیر محارم یعنی مکان غیر یا غیر مکان [illegible] کر سے پہلے پہنچ کر اپنی مجلس جانا یا بعد ختم اسی [illegible] بلحاظ تقریر جواب سوم و ہفتم یہی شرط الطام تر، اور اگر فرض کیجئے کہ واعظ و ذاکر عالم سنی صحیح العقیدہ ماہر اور عورتیں جاکر حسب آداب شرع بحضور قلب سمع میں مشغول رہیں اور حال مجلس و مسالک و راہ آمد و رفت و اوقات میں جمیع منکرات و شنائع بالفعل و بالقوۃ معروفہ و غیر معروفہ سب سے تحفظ تام و تحرز تمام پر اطمینان کافی و وافی ہو، اور سبحان اللہ کہاں تحرز اور کہاں اطمینان، تو محارم کے یہاں بھیجنے میں اصلاً حرج نہیں سے بچے اجانب فهذا مما استخیر اللہ تعالیٰ فیہ (یہ وہ جس میں اللہ تعالیٰ سے خیر کی دعا ہے۔ت)

وجیز کردری میں فرمایا: عورت کا وعظ سننے کو جانا لاباس بہ ہے[1]، جس کا حاصل کراہت تنزیہی۔ امام فخر الاسلام نے فرمایا: وعظ کی طرف عورت کا خروج مطلقاً مکروہ، جس کا اطلاق مفید کراہت تحریمی، اور انصاف کیجئے تو عورت کا بستر کا حال وعظ شامل اپنے گھر کے پاس مسجد میں صلحاء محارم کے ساتھ تکبیر کے وقت جاکر نماز میں شریک ہونا اور سلام ہوتے ہی وہ قدم رکھ کر گھر میں جانا ہرگز فتنہ کی گنجائشوں اور سیروں کا ویسا احتمال نہیں رکھتا جیسا غیر محلہ غیر جگہ بے معیت محرم

---

[1] فتاوٰی بزازیہ علی ہامش فتاوٰی ہندیہ کتاب الکراہیۃ الفصل الثامن عشر نورانی کتب خانہ پشاور ۶/ ۱۵۶

مکان اجانب یا عادۃً معتبر ضرر ایام عید میں جا کر مجمع ناقصات العقل والدین کے ساتھ مخلّٰے بالطبع ہونا پھر اسے علماء نے بلحاظ زمان مطلقاً منع فرما دیا با آنکہ صحیح حدیثوں میں اُس سے ممانعت کی ممانعت موجود اور حاضری عیدین پر تو یہاں تک تاکید اکید کہ حیض والیاں بھی نکلیں اگر چادر نہ رکھتی ہوں دوسری اپنی چادروں میں شریک کر لیں مصلّے سے الگ بیٹھی خیر و دعاء مسلمین کی برکت لیں تو یہ صورت اولیٰ بالمنع ہے شرع مطہر فقط فتنہ ہی سے منع نہیں فرماتی بلکہ طریقہ اس کا سدِ باب کرتی اور حیلہ و وسیلہ شر کے یکسر رد کرتی ہے بعض مفسدوں کے گھر جہاں نہ اپنا قابو نہ اپنا گزر حدیث میں تو اپنے مکانوں کی نسبت آیا لاتسکنوھن الغرف[1] عورتوں کو بالاخانوں پر نہ رکھو۔ یہ وہی طائر نگاہ کے پر کترتے ہیں شرع مطہر نہیں فرماتی کہ تم خاص لیلیٰ و سلمیٰ پر بدگمانی کرو یا خاص زید و عمرو کے مکانوں کو مظنۂ فتنہ کہو یا خاص کسی جماعت زنان کو مجمع نا بایستنی بناؤ مگر ساتھ ہی یہ بھی فرماتی ہے کہ ان من الحزم سوء الظن (بدگمانی میں حفاظت ہے۔ ت) ؎

نگہ دارد آں شوخ در کیسہ دُر ۔۔۔ کہ داند ہمہ خلق را کیسہ بُر

(نگاہ رکھنے والے ہوشیار آدمی جیب میں موتی ڈالے، کہ وہ سب کو جیب کترا جانتے ہیں۔ ت)

صالح و طالح کسی کے [illegible] میں باطن کے خلاف ہوتا ہے اور مطابق بھی ہو تو صالحین و صالحات معصوم نہیں اور علم باطن و ادراک غیب کی طرف راہ کہاں اور سب سے درگزرے تو آج کل عام ترقی خصوصاً نساء میں بڑا ہنر آنکھ ہی جوڑ لینا طوفان لگا دینا ہے کاجل کی کوٹھری کے پاس ہی کیوں جائیے کہ دھبا کھائیے۔ بلا جرم سبیل یہی ہے کہ بالکل دریا ہی جلا دیا جائے ؎

وہ سر ہی ہم نہیں رکھتے جسے سودا ہو ساماں کا

شرع مطہر حکیم ہے اور مومنین اور مومنات پر رؤف و رحیم، اس کی عادت کریمہ ہے کہ ایسے مواضع احتیاط میں ما بہ باس کے اندیشہ سے مالا باس بہ کو منع فرماتی ہے جب شراب حرام فرمائی اُس صورت کے برتنوں میں نبیذ ڈالنی منع فرما دی جن میں شراب اٹھایا کرتے تھے کہ یہ کہ بارہا ایسے مجامع ہوتے ہیں کبھی فتنہ نہ ہوا جواب برادر علاج واقعہ کیا بعد الوقوع چاہئے ما کل مرۃ تسلم الجرۃ (مٹکا ہر مرتبہ سالم نہیں رہتا۔ ت) ع

---

[1] تاریخ بغداد ترجمہ یحییٰ بن زکریا نمبر ۷۴۵۲ دار الکتاب العربی بیروت ۱۴/ ۲۲۳

ہر بار سبو زچاہ سالم نرسد (ہر گھڑا ہر بار کنوئیں سے سالم نہیں پہنچتا ہے)
اکل وشرب وغیرہا کی صدہا صورتوں میں اطبا لکھتے ہیں یہ مضر ہے اور لوگ ہزار بار کرتے ہیں طبیعت
کی قوت مدبرہ کی مقاومت تقدیر کی مساعدت کہ ضرر نہیں ہوتا اس سے اس کلیہ کا غلط ہونا سمجھا جائیگا
خدا پناہ دے بڑی گمراہی کا در نہیں وآتی اجنبیوں سے علماء کا ایجاب حجاب آخر اسی سد فتنہ کے لئے
ہے پھر سوا چند توفیق رفیق بندوں کے چچا ماموں خالہ پھوپھی کے بیٹوں، کنبے بھر کے رشتہ داروں کے سامنے
ہونے کا کیسا رواج ہے اور اکثر بچا ہے فتنہ نہیں ہوتا اس سے بدتر عام خدا نا ترس ہندیوں کے وہ
بدلحاظی کے لباس آدھے سر کے بال اور کلائیاں اور کچھ حصہ گلو وشکم وساق کا کھلا رہنا تو کسی گنتی
شمار ہی میں نہیں اور زیادہ بانکپن ہوا تو وہ پستانوں پر ڈھلکا ہوا کریب یا جالی باریک یا خاص
ململ کا جس سے سب بدن چمکے اور اس حالت کے ساتھ اُن رشتہ داروں کے سامنے پھرنا
بااینہمہ وہ رؤف ورحیم حفظ فرماتا ہے فتنہ نہیں ہوتا ان اعضاء کا ستر کیا لعینہٖ واجب تھا
حاشا بلکہ وہی دواعی وسد باب، پھر اگر ہزار بار دواعی نہ ہوئے تو کیا وہ حکم حکمت باطل ہوجائیگے
شرع مطہر جب مظنہ پر حکم وارد فرماتی ہے اصل علت پر اصلاً مدار نہیں رکھتی وہ چاہے کبھی نہ ہو نفس
مظنہ پر حکم چلے گا بغیر [illegible] مطلع کرے، بہر حال
اس قدر یقینی کہ جب کبھی [illegible] فقیر غفراللہ تعالیٰ لہٗ کے
نزدیک اسی پر عمل رہا واعتقاد ذاکر وہ بشرطیکہ جس منکر پر اطلاع پائے حسب قدرت انکار و
ہدایت کرے ہر مجلس میں جا سکتا ہے، واللہ سبحٰنہ وتعالیٰ اعلم وعلمہ جل مجدہ اتم واحکم۔

کتبہ عبدہ المذنب احمد رضا عفی عنہ
بمحمدن المصطفے صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

رسالہ مروج النجا لخروج النساء
ختم شد

مسئلہ از الموڑہ محلہ نقاری ٹولہ متصل تحصیل مرزا قاسم بیگ عنایت بیگ ۴ ذیقعدہ ۱۳۲۰ھ
جناب مولانا صاحب مخدوم ومطاع بندہ زاد اللہ اشفاقکم بعد از تسلیم مع التکریم مدعا یہ ہے کہ
ایک لڑکی ہے اُس نے اپنے نان ونفقہ کا دعوی کیا ہے اور اُس لڑکی کو اس کے خاوند نے مار کر نکال دیا اس
نے اپنے نان ونفقہ کا دعوی کیا ہے مگر اس میں یہ ہے کہ اُس لڑکی کا دعوی کیا فوجداری میں صاحب مجسٹریٹ
نے یہ حکم دیا کہ بڑے سول سرجن کا ملاحظہ کراؤ تو اس میں یہ ہے کہ اگر بڑا ڈاکٹر ملاحظہ کرے تو اس میں
نکاح سے باہر ہوگی یا نہ ہوگی، دیکھنا بڑے ڈاکٹر کا جائز ہے یا نہیں؟ بینوا توجروا۔

الجواب

بڑا ڈاکٹر خواہ چھوٹا، مسلمان ہو خواہ غیر مذہب کا، اپنا ہو خواہ پرایا، باپ ہو خواہ بیٹا، غرض

شوہر کے سوا کوئی مرد ہو اُسے دکھانا حرام قطعی ہے سخت گناہ شدید ہے۔ اول تو تان نقطہ کے دفع کے میں عورت کا ستر عورت دکھانے کی کوئی ضرورت نہیں، اگر ضرورت ہو بھی کہ مرد دوائی کرے یہ عورت مرد کے قابل نہیں تو ایسی صورت میں حکم یہ ہے کہ حاکم کسی مسلمان عورت کو علم دے کہ وہ دیکھ کر بیان کرے مرد کو دکھانا مذہب اسلام کے بالکل خلاف ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

مسئلہ ۸۹ مرسلہ محمد اکرم حسین از دوبری بوساطت مولانا حامد حسین صاحب رامپوری مدرس دل مدرسہ اہلسنت بریلی ۱۵ جمادی الاولیٰ ۱۳۲۲ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرع متین اس مسئلہ میں کہ شوہر اپنی بی بی اور بی بی اپنے شوہر کو غسل دے سکتی ہے یا نہیں؟ اور اس کا چھونا کیسا ہے یعنی مرد اپنی عورت کو اور عورت اپنے شوہر کو چھو سکتی ہے یا نہیں؟ بینوا توجروا۔

الجواب

زن و شو کا باہم ایک دوسرے کو حیات میں چھونا مطلقاً جائز ہے حتی کہ فرج و ذکر کو بلکہ بہ نیت صالحہ موجب ثواب و اجر ہے کما نص علیہ سیدنا الامام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ (جیسا کہ ہمارے سردار امام اعظم رضی [illegible] حیض و نفاس زیر ناف زن سے زیر زانو تک [illegible] ہوتا ہے شیخین رضی اللہ تعالیٰ عنہما بہ یفتی (امام اعظم اور قاضی امام ابو یوسف رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے ارشاد کے مطابق یہ حکم ہے اور اسی کے مطابق فتویٰ دیا جاتا ہے۔ ت) اسی طرح اور عوارض خاصہ مثل صوم و اعتکاف و احرام وغیرہا کے باعث اُن عوارض تک ممانعت ہو جاتی ہے، اور شوہر بعد وفات اپنی عورت کو دیکھ سکتا ہے مگر اُس کے بدن کو چھونے کی اجازت نہیں لانقطاع النکاح بالموت (اس لئے کہ موت واقع ہو جانے سے نکاح منقطع ہو جاتا ہے۔ ت) اور عورت جب تک عدت میں ہے اپنے شوہر مُردہ کا بدن چھو سکتی اُسے غسل دے سکتی ہے جبکہ اس سے پہلے بائن نہ ہو چکی ہو۔

لبقاء النکاح فی حقہا بالعدۃ نص علی ذلک فی تنویر الابصار والدر المختار وغیرہما من معتمدات الاسفار۔ واللہ سبحٰنہ وتعالیٰ اعلم۔

اس لئے کہ عدت کی وجہ سے عورت کے حق میں اس کا نکاح باقی رہتا ہے چنانچہ تنویر الابصار اور درمختار اور ان کے علاوہ دیگر معتمد و بڑی کتب میں اس کی تصریح کی گئی ہے۔ واللہ سبحٰنہ وتعالیٰ اعلم (ت)

مسئلہ ۹۰ ۲۱ ربیع الآخر شریف ۱۳۲۲ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ وہ کون کون اشخاص ہیں کہ جن سے نکاح حرام اور

وہ کون کون ہیں جن سے پردہ کرنا درست نہیں۔ بینوا توجروا (بیان فرمائیے اجر پائیے۔ ت)

الجواب

پردہ صرف اُن سے نادرست ہے جو بسبب نسب کے عورت پر ہمیشہ ہمیشہ کو حرام ہوں اور کبھی کسی حالت میں اُن سے نکاح ممکن ہو جیسے باپ، دادا، نانا، بھائی، بھتیجا، بھانجا، چچا، ماموں، بیٹا، پوتا، نواسا۔ ان کے سوا جن سے نکاح کبھی درست ہے اگرچہ فی الحال ناجائز ہو جیسے بہنوئی جب تک بہن زندہ ہے یا چچا، ماموں، خالہ، پھوپھی کے بیٹے یا جیٹھ، دیور ان سے پردہ واجب ہے۔ اور جن سے نکاح ہمیشہ کو حرام ہے کبھی حلال نہیں ہوسکتا مگر وجہ حرمت علاقہ نسب نہیں بلکہ علاقہ رضاعت ہے جیسے دُودھ کے رشتے سے باپ، دادا، نانا، بھائی، بھتیجا، بھانجا، چچا، ماموں، بیٹا، پوتا، نواسا۔ یا علاقہ صہر ہو جیسے خسر، ساس، داماد، بہو، ان سب سے نہ پردہ واجب ہے نہ نادرست ہے کرنا نہ کرنا دونوں جائز، اور بحالت جوانی یا احتمالِ فتنہ پردہ کرنا ہی مناسب ہے خصوصاً دودھ کے رشتے میں کہ عوام کے خیال میں اُس کی ہیبت بہت کم ہوتی ہے جن سے نکاح حرام ہے ان کی بعض مثالیں اوپر گزریں اور پوری تفصیل آٹھ دس ورق میں آ [illegible] امر در پیش ہو اُسی سے سوال کافی ہے [illegible]

مسئلہ ۹۱ نامحرم اندھوں سے پردہ کرنا لازم ہے اس زمانہ میں یا نہیں، اور مقتضی احتیاط کیا ہے؟

الجواب

اندھے سے پردہ ویسا ہی ہے جیسا آنکھ والے سے۔ اور اس کا گھر میں جانا عورت کے پاس بیٹھنا ویسا ہی ہے جیسا آنکھ والے کا۔

حدیث میں ہے رسول اللہ صلے اللہ تعالٰے علیہ وسلم نے فرمایا:

افعمیاوان انتما الستما تبصرانہ[1]۔ واللہ تعالٰی اعلم۔

کیا تم دونوں اندھی ہو کیا تم اسے دیکھ نہیں رہی ہو۔ واللہ تعالٰے اعلم (ت)

مسئلہ ۹۲ کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرع متین اس مسئلہ میں کہ خلوت اجنبیہ کے ساتھ جائز اور زنانِ شوہر دار پر پردہ کرنا واجب ہے یا نہیں؟ بینوا توجروا۔

الجواب

خلوت اجنبیہ کے ساتھ حرام ہے۔ احادیث امیر المومنین عمر وعبداللہ بن عمرو وجابر بن سمرہ وعامر بن ربیعہ رضی اللہ تعالٰے عنہم میں مرفوعاً وارد،

---

[1] جامع الترمذی ابواب الاستیذان والادب باب ماجاء احتجاب النساء من الرجال امین کمپنی دہلی ۲/ ۱۰۲

الا لا یخلون رجل بامرأۃ الا کان ثالثھما الشیطان[1] وفی الاشباہ وتحرم الخلوۃ بالاجنبیۃ ویکرہ الکلام معھا۔[2]

سن لو یعنی آگاہ ہو جاؤ کہ کوئی مرد کسی غیر محرم عورت کے پاس اکیلا نہیں بیٹھتا مگر حال یہ ہوتا ہے کہ تیسرا ان کے ساتھ شیطان ہوتا ہے (لہٰذا وہ انھیں برائی میں ڈالنے کی کوشش کرتا ہے)۔

اور الاشباہ والنظائر (کتب فقہ میں ہے) کہ غیر محرم عورت کے ساتھ تنہا بیٹھنا (اور خلوت اختیار کرنا) شرعاً حرام ہے، اور اس سے باتیں کرنا مکروہ اور ناپسندیدہ کام ہے۔ (ت)

اور زنان حرام کو بنص قرآن ستر واجب، اور جوان عورت کو اس زمانہ میں حجاب لازم،

فی الدرالمختار وینظر من الاجنبیۃ الی وجھھا فحل النظر مقید بعدم الشھوۃ والا فحرام وھذا فی زمانھم اما فی زماننا فمنع من الشابۃ قھستانی وغیرہ انتھی[3] ملخصا۔ واللہ تعالٰی [illegible]

درمختار میں ہے کسی اجنبیہ (غیر متعلقہ) عورت کو (مرد) دیکھ سکتا ہے لیکن اس دیکھنے کا جائز ہونا اس قید سے مقید ہے کہ دیکھنے والا بشہوت دیکھے ورنہ عورت کی طرف دیکھنا حرام ہے اور یہ حکم [illegible] (مراد یہ کہ زمانہ سابق میں تھا) لیکن اب ہمارے [illegible]۔ قہستانی وغیرہ میں یہی مذکور ہے انتہٰی ملخصا۔ واللہ تعالٰی اعلم (ت)

مسئلہ ۹۳: از محلہ شہر کہنہ سہسوانی ٹولہ مرسلہ تفضل حسین صاحب

علمائے دین کیا فرماتے ہیں کہ جو شخص نامحرم عورتوں سے اپنی چیٹھ اور پاتھ اور پیر وقت نہانے کے ملوائے اور وقت سونے کے اپنے پیر دبوائے اور ناچنے والی عورتوں کو یعنی طوائفوں کو مرید کرے اور مال اُن لوگوں کا کھائے، اور بعد مرید کرنے کے وہ طوائفیں جو کام کرتی تھیں وہی کام کرتی رہیں اس شخص کے ہاتھ پر بیعت جائز ہے یانہیں؟

---

[1] جامع الترمذی کتاب الرضاع باب ما جاء فی کراہیۃ الدخول علی المغیبات امین کمپنی دہلی ۱/۱۴۰
جامع الترمذی ابواب الفتن باب ما جاء فی لزوم الجماعۃ " " " ۲/۳۹
موارد الظمآن حدیث ۲۲۸۲ کتاب المناقب المطبعۃ السلفیۃ ومکتبتہا ص ۵۶۸
المستدرک للحاکم کتاب العلم خطبۃ عمر رضی اللہ عنہ دار الفکر بیروت ۱/۱۱۴-۱۱۵
[2] الاشباہ والنظائر الفن الثالث احکام الانثٰی ادارۃ القرآن کراچی ۲/۱۴۵
[3] درمختار کتاب الحظر والاباحۃ باب فی النظر والمس مطبع مجتبائی دہلی ۲/۲۴۱-۴۲

الجواب

نامحرم عورتوں سے ہاتھ اور پیٹھ اور پنڈلیاں دبوانا یا دبانا اگرچہ تنہائی میں ہو نہ محل فتنہ ہو تو حرج نہیں ورنہ گناہ ہے اور رنڈیوں سے اگر توبہ لے کر مرید کرے اور انھیں ہدایت کرے اور وہ نہ مانیں تو انھیں دور کرے اور ان کا حرام مال کسی حال میں نہ لے تو جائز ہے مگر آج کل جو یہ طریقہ رائج ہے کہ دنیا پرست پیر رنڈیوں کو بلاتوبہ مرید کرلیتے ہیں اور انھیں توبہ کی ہدایت نہیں کرتے اور ان کے نہ ماننے پر بقدر مقدور ان پر سختی نہیں کرتے ان سے بیزاری و جدائی نہیں کرتے ان کا حرام مال کھاتے ہیں ایسے پیر مردود سخت شدید فاسق ہیں جو ایسا ہو اس کے ہاتھ پر بیعت ناجائز ہے۔ واللہ تعالٰی اعلم

مسئلہ ۹۴: از سنبھل محلہ کوٹ ضلع مراد آباد مرسلہ حافظ اکرام صاحب ۲۷ صفر ۱۳۳۲ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ اپنی حقیقی ہمشیرہ کے شوہر سے عورت کو پردہ کرنا فرض ہے یا نہیں؟ بینوا توجروا۔

الجواب

بہنوئی کا حکم شرعًا میں بالکل مثل حکم اجنبی ہے بلکہ اس سے بھی زائد کہ وہ جس بے تکلفی سے آمد و رفت نشست و برخاست کرسکتا ہے [illegible] حدیث میں ہے،

قالوا یا رسول اللہ أرأیت الحمو قال الحمو الموت[1]

صحابہ کرام نے عرض کی یا رسول اللہ! جیٹھ دیور اور ان کے مثل رشتہ داران شوہر کا کیا حکم ہے؟ فرمایا: یہ تو موت ہیں۔

خصوصًا ہندوستان میں بہنوئی کو باتباع رسوم کفار ہند سالی بہنوئی میں جو ہنسی ہوا کرتی ہے، یہ بہت جلد شیطان کا دروازہ کھولنے والی ہے۔ والعیاذ باللہ تعالٰی۔ واللہ تعالٰی اعلم

مسئلہ ۹۵: مسئولہ محمد حسین سوداگر نظیم پور ضلع کھیری اودھ بدوکان محمد رضا حسن علی سوداگر ۱۳ رجب ۱۳۳۳ھ

علمائے دین اس مسئلہ میں کیا فتوی دیتے ہیں کہ ایک شخص نے ایک طوائف سے تعلقات ناجائز کئے جس کو عرصہ آٹھ برس کا ہوگیا، شروع زمانہ میں طوائف قسم کی رو سے پابندی کی گئی مگر بعد کو عہد شکنی کی، ایک سال تک غیر پابندی کے ساتھ تعلقات رہے لیکن بعدہ پھر طوائف نے بکوشش خود پابندی اختیار کی، ظاہر و ہرچند کوشش کی لیکن اس وقت تک پابند ظاہر ہے اسی درمیان میں ایک لڑکی پیدا ہوئی جو اس

---

[1] صحیح البخاری کتاب النکاح باب لا یخلون رجل بامرأۃ الا ذو محرم الخ قدیمی کتب خانہ کراچی ۲/۷۸۷
جامع الترمذی ابواب الرضاع ۱/۱۳۹ و مسند احمد بن حنبل عن عقبہ بن عامر ۴/۱۴۹ و ۱۵۳

وقت تک بعمر دس گیارہ ماہ ہے وہ شخص اس ناجائز تعلق سے کنارہ کش ہونا چاہتا ہے مگر احباب لوگ رائے دیتے ہیں کہ اگر لڑکی اپنی عمر کو پہنچ کر اپنے پیشہ میں رہی تو اس شخص کا نامۂ اعمال خراب ہوگا لہٰذا اس شخص کو یہ دریافت طلب ہے کہ دفعۃً وہ شخص تعلقات سے کنارہ کشی اختیار کرے تو شرعاً اسکے ذمہ گناہ عائد ہوگا یا نہیں، اگر صریح گناہ ہے تو اس کی بریت کی کیا دلیل ہوسکتی ہے اس شخص کے بیوی اور بچے بھی موجود ہیں اس وجہ سے وہ نکاح سے بھی علیحدہ رہنا چاہتا ہے اور وہ شخص عرصہ سات برس سے اسی طوائف کے مکان پر مقیم ہے کبھی گاہے گاہے چند روز کو بتلاش روزگار باہر بھی چلا جاتا ہے طوائف اور اس کے دیگر عزیز و اقارب کا مکان ایک ہی ہے لیکن اس کی نشست و برخاست کی صرف علیحدہ ہے اس میں کسی کا گزر نہیں بے پردگی ضرور ہے بہرحال جو کچھ احکام شرعی و نیز علمائے دین کی رائے ہو بذریعہ جوابی ڈاک دستخط ثبت فرما کر احقر کے نام روانہ فرمائیں تاکہ اس شخص کو اس سے نجات ملے، اور وہ شخص اپنی حرکات ناشائستہ سے توبہ بھی کرتا ہے فقط۔

الجواب

اللہ عزوجل ہدایت دے، شخص مذکور پر فرض قطعی ہے کہ فوراً فوراً یا تو اس عورت سے نکاح کرلے یا ابھی ابھی اُسے [illegible] لعنت اس پر بار بار رہے گا اور بے اس کے اس کی توبہ ہرگز مقبول نہیں۔ حدیث میں فرمایا کہ:

المستغفر من الذنب وھو مقیم علیہ کالمستھزئ بربہ۔ رواہ البیھقی فی شعب الایمان وابن عساکر عن ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنھما عن النبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم۔[1]

جو گناہ پر قائم رہ کر توبہ کرے وہ اپنے رب جل جلالہ سے (معاذ اللہ) تمسخر کرتا ہے (امام بیہقی نے شعب الایمان میں اور ابن عساکر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما کے حوالہ سے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے روایت فرمائی۔ ت)

اور وہ لڑکی شرعاً اس کی لڑکی نہیں، رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں: للعاھر الحجر[2]

---

[1] شعب الایمان حدیث ۷۱۷۸ دار الکتب العلمیہ بیروت ۵/۴۳۶

[2] صحیح البخاری کتاب الوصایا باب قول الموصی الخ قدیمی کتب خانہ کراچی ۱/۳۸۳

مسند احمد بن حنبل عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ المکتب الاسلامی بیروت ۲/۲۳۹

((بچہ اسی کا ہے جس کے بستر پر پیدا ہو) اور زانی کے لئے سنگ و پتھر ہیں (یعنی اس سے نسب ثابت نہیں)) اور جب یہ توبہ کرے گا وہ اگر گناہ کرے گی اس کا وبال اس پر عائد نہ ہوگا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

لا تزر وازرۃ وزر اخری[1] کوئی جان کسی دوسری جان کا بوجھ نہ اٹھائیگی (روز قیامت)۔ (ت)

ہاں اگر گناہ سے بچ کر آئندہ کسی تدبیر سے لڑکی کو گناہ سے بچا سکے تو ضرور ہے کہ ایسا کرے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

مسئلہ ۱۷۶: از مارواڑ موضع گوڑنہ علاقہ جاوٹر مسئولہ مولوی فضل امیر امام مسجد روز یکشنبہ بتاریخ ۱۱ صفر المظفر ۱۳۳۴ھ

اگر مسجد کے اندر وعظ یا میلاد کی محفل ہوتی ہو تو کیا عورتوں کو مسجد کے اندر باپردہ آنے کی اجازت ہے یا کہ نماز پڑھنا عورتوں کو مسجد کے اندر جائز ہے کہ نہیں؟

الجواب

عورتیں نماز مسجد [illegible] العقیدہ ہو اور اس کا وعظ و بیان صحیح و مطابق شرع [illegible] کوئی احتمال فتنہ نہ ہو اور مجلس رجال سے دور ان کی نشست ہو تو حرج نہیں مگر مساجد کے جانے میں ان شرائط کا اجتماع خیال و تصور سے باہر شاید نہ ہو سکے، ومن لم یعرف اھل زمانہ فھو جاھل[2] (جو کوئی اپنے زمانے والوں کو نہ پہچانے تو نادان (اور نا سمجھ) ہے۔ ت) واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۱۷۷: از بنارس چھاؤنی محلہ دھوبی محال تھانہ سکرور سیدہ مولوی عبدالوہاب بروز چہارشنبہ بتاریخ ۱۴ صفر المظفر ۱۳۳۴ھ

یہ کہ ایسے شخص کے سامنے جو ابھی جوان ہو اور وہ پیری مریدی کرتا ہو تو عورتوں کو بلا پردہ جانا جائز ہے یا نہیں؟ اور جبکہ خود پیر صاحب خواہش سے مجبور کرکے بلاتے ہیں۔

الجواب

بے پردہ بایں معنی کہ جن اعضاء کا چھپانا فرض ہے ان میں سے کچھ کھلا ہو جیسے سر کے بالوں کا کچھ

---

[1] القرآن الکریم ۶/ ۱۶۴
[2] درمختار کتاب الصلوٰۃ باب الوتر والنوافل مطبع مجتبائی دہلی ۱/ ۹۹

حصہ یا گلے یا کلائی یا پیٹ یا پنڈلی کا کوئی جز، تو اس طور پر تو عورت کو غیر محرم کے سامنے جانا مطلقاً حرام ہے خواہ وہ پیر ہو یا عالم، یا عامی جوان ہو، یا بوڑھا، اور اگر بدن موٹے اور ڈھیلے کپڑوں سے ڈھکا ہے، نہ ایسے باریک کہ بدن یا بالوں کی رنگت چمکے، نہ ایسے تنگ کہ بدن کی حالت دکھائیں اور جانا تنہائی میں ہو اور پیر جوان نہ ہو، غرض کوئی فتنہ نہ فی الحال ہو نہ اس کا اندیشہ ہو تو علم دین اور راہ خدا سیکھنے کے لئے جانے اور بلانے میں حرج نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

مسئلہ ۹۸ ماہ صفر کے آخر چہار شنبہ کو عورتیں بطور سیر شہر سے باہر جائیں اور قبروں پر نیاز وغیرہ دلائیں جائز ہے یا نہیں؟ بینوا توجروا۔

الجواب

ہرگز نہ ہو سخت فتنہ ہے، اور چہار شنبہ محض بے اصل۔ واللہ تعالیٰ اعلم

مسئلہ ۹۹ مسئولہ مسلمانان جام جودھپور کاٹھیاوار معرفت شیخ عبدالستار صاحب پوربندر کاٹھیاوار متصل قندیل ۱۵ جمادی الاولیٰ ۱۳۳۲ھ

چند عورتیں ایک [illegible] کہ سنائی دیتی ہے، یونہی محرم کے مہینے میں [illegible] تی ہیں، یہ جائز ہے یا نہیں؟ بینوا توجروا۔

الجواب

ناجائز ہے کہ عورت کی آواز بھی عورت ہے اور عورت کی خوش الحانی کہ اجنبی سے محل فتنہ ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

مسئلہ ۱۰۰ از گونڈل علاقہ کاٹھیاوار عبدالستار بن اسمٰعیل رضوی بروز شنبہ تاریخ ۱۰ رجب ۱۳۳۲ھ

بہو اپنے خسر کا پردہ کرے یا نہ کرے، اسی طرح جیٹھ دیور کا کیا حکم ہے؟

الجواب

جیٹھ اور دیور سے پردہ واجب ہے کہ وہ نامحرم ہیں اور خسر سے پردہ واجب نہیں جائز ہے، اس کا ضابطہ کلیہ ہے کہ نامحرموں سے پردہ مطلقاً واجب، اور محارم نسبی سے پردہ نہ کرنا واجب اگر کرے گی گنہگار ہوگی، اور محارم غیر نسبی مثل علاقہ صاہرت و رضاعت ان سے پردہ کرنا اور نہ کرنا دونوں جائز، مصلحت و حالت پر لحاظ ہوگا۔ اسی واسطے علماء نے لکھا ہے کہ جوان ساس کو داماد سے پردہ مناسب ہے یہی حکم خسر اور بہو کا، اور جہاں معاذ اللہ مظنۂ فتنہ ہو پردہ واجب ہو جائے گا، واللہ یعلم المفسد

من المصلح[1] (اللہ تعالٰی فساد کرنے والے کو اصلاح کرنے والے سے جانتا ہے۔ ت) واللہ تعالٰی اعلم۔

مسئلہ ۱۰۱ تا ۱۰۲ از فرخ آباد شمس الدین احمد ۱۰ شوال المعظم ۱۳۳۲ھ

(۱) ایک شخص اپنی سوتیلی ماں کے ساتھ کبھی تو ایک دالان میں تنہا رات کو سوتا ہے اور دروازہ دالان کا موٹی چکوں سے پردہ دار ہوتا ہے باہر سے اندر کا کچھ حال کسی کو نظر نہیں آتا اور چراغ وغیرہ بھی نہیں ہوتا، سوتے وقت اندھیرا کر لیا جاتا ہے، اور کبھی کوٹھری کے اندر ایک شخص اور کوٹھری کے باہر دوسرا شخص اور تیسرا کوئی نہیں، اس طرح سے سوتے ہیں، اور کبھی تنہا ایک مکان میں۔

(۲) روزانہ کے برتاؤ بالکل ایسے ہیں جیسے میاں بی بی کے مان دونوں کے بہت قریبی لوگوں سے جو سنا جاتا ہے تو وہ کہتے ہیں کہ ہم کو مسائل شریعت معلوم نہیں ہم تو صرف یہ جانتے ہیں کہ ان دونوں نے آپس میں خفیہ نکاح کر لیا ہے۔ یہ اُن لوگوں کا بیان ہے جو اُس مکان میں یا تو ہمیشہ رہتے ہیں یا کبھی جا کر دو چار روز رہتے ہیں اور حالات دیکھتے ہیں۔ کیا ان دونوں شخصوں کا ایسا تخلیہ جائز ہے اور [illegible] اس معاملے سے منع کرنا چاہئے حالانکہ یہ [illegible] گا تو بہت سخت مخالفت اور رنجیدہ منع کرنے والے سے ہوں گے، فقط۔

الجواب

(۱) اس کی اجازت نہیں اگرچہ وہ اس پر حرام ہے۔ نبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں:

ان الشیطان یجری من الانسان مجری الدم[2]۔ واللہ تعالٰی اعلم۔

بیشک شیطان جسم انسانی میں اس کے خون کی طرح رواں دواں ہے۔ واللہ تعالٰی اعلم۔ (ت)

(۲) ایسے برتاؤ سے ان پر احتراز لازم ہے، حدیث میں ہے:

من کان یؤمن باللہ و بالیوم الاٰخر فلا یقفن مواقف

جو کوئی اللہ تعالٰی اور یوم آخرت پر صدقِ دل سے یقین رکھتا ہے تو اس کے لئے ضروری ہے

---

[1] القرآن الکریم ۲/ ۲۲۰

[2] صحیح البخاری کتاب بدء الخلق باب صفۃ ابلیس وجنودہ قدیمی کتب خانہ کراچی ۱/ ۴۶۳

التهمة له

گروہ مقامات تہمت میں نہ ٹھہرے (تاکہ بلاوجہ بدنام نہ ہو جائے)۔ (ت)

علمائے کرام نے تصریح فرمائی ہے کہ جوان ساس کو داماد سے پردہ چاہیے، یونہی حقیقی رضاعی بہن سے۔ واللہ تعالٰی اعلم۔

مسئلہ ۱۰۳: از بنارس محلہ پتر کنڈہ مسئولہ مولوی عبدالحمید صاحب ۵ شعبان ۱۳۲۵ھ

عورتوں کا بیان میلاد شریف آنحضرت صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم زنانی محفل میں باآواز بلند نثر و نظم پڑھنا اور نظم خوش آوازی و لحن کے ساتھ پڑھنا اور مکان کے باہر سے ہمسایہ کے مردوں اور نامحرموں کا سننا تو ایسا پڑھنا جائز ہے یا ناجائز ہے؟ بینوا توجروا (بیان فرماؤ اجر و ثواب پاؤ۔ ت)

الجواب

عورت کا خوش الحانی سے بآواز ایسا پڑھنا کہ نامحرموں کو اس کے نغمہ کی آواز جائے حرام ہے۔ نوازل امام فقیہ ابواللیث میں ہے:

نغمة الـ[illegible] عورة[1]

عورت کا خوش [illegible] سے کچھ پڑھنا "عورۃ" یعنی [illegible]

کافی امام ابوالبرکات نسفی میں ہے:

لاتلبی جهرا لان صوتها عورة[2]

عورت بلند آواز سے تلبیہ نہ پڑھے اس لئے کہ اس کی آواز قابل ستر ہے۔ (ت)

امام ابوالعباس قرطبی کی کتاب السماع پھر بحر الرائق علامہ علی مقدسی امداد الفتاح علامہ شرنبلالی پھر ردالمحتار علامہ شامی میں ہے:

لا تجیز لهن رفع اصواتهن ولا تمطیطها ولا تلیینها وتقطیعها لما فی ذلك من استمالة الرجال الیهن وتحریك الشهوات منهم ومن هذا لم یجز

عورتوں کو اپنی آوازیں بلند کرنا، انھیں لمبا اور دراز کرنا، ان میں نرم لہجہ اختیار کرنا اور ان میں تقطیع کرنا (یعنی کاٹ کاٹ کر تکلیل عروض کے مطابق) اشعار کی طرح آوازیں نکالنا، ہم ان سب کاموں

---

[1] مراقی الفلاح مع حاشیۃ الطحطاوی باب ادراک الفریضۃ نور محمد کارخانہ تجارت کتب کراچی ص ۱۲۹

[2] ردالمحتار بحوالہ النوازل باب شروط الصلوٰۃ دار احیاء التراث العربی بیروت ۱/ ۲۷۲

[3] ردالمحتار ، الکافی ، ، ، ، ،

ان تؤذن المرأۃ[1] واللہ تعالٰی اعلم. | کی عورتوں کو اجازت نہیں دیتے اس لئے کہ ان سب باتوں میں مردوں کا ان کی طرف مائل ہونا پایا جائے گا۔ اور ان مردوں میں جذبات شہوانی کی تحریک پیدا ہوگی۔ اسی وجہ سے عورت کو یہ اجازت نہیں کہ وہ اذان دے۔ اور اللہ تعالٰی سب سے بڑا عالم ہے۔ (ت)

مسئلہ ۱۰۴: از قصبہ باراں ریاست کوٹہ راجپوتانہ مرسلہ حاجی امتیاز علی صاحب ۲ شوال ۱۳۳۵ھ

زانی اور دیوث سے کہاں تک احتراز کرنا چاہئے؟ بینوا توجروا.

الجواب

زانی و دیوث فاسق ہیں ان کے پاس اٹھنے بیٹھنے میل جول سے احتراز چاہئے.

قال اللہ تعالٰی واما ینسینک الشیطٰن فلا تقعد بعد الذکرٰی مع القوم الظٰلمین[2] واللہ تعالٰی اعلم.

اللہ تعالٰی نے ارشاد فرمایا: اگر تمہیں کبھی شیطان بھلاوے میں ڈال دے تو پھر یاد آنے کے بعد ظالم گروہ کے پاس مت بیٹھو۔ واللہ تعالٰی

مسئلہ ۱۰۵: مولوی [illegible] ۲۷ محرم الحرام ۱۳۳۹ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام ومفتیانِ عظام مسائل مفصلہ ذیل میں کہ:

(۱) وہ شخص کتنے ہیں جن سے عورتوں کو پردہ نہ کرنا جائز ہے؟

(۲) کتنے شخص ایسے ہیں جن سے عورتوں کو گفتگو کرنا اور ان کو اپنا آواز سنانا جائز ہے؟

الجواب

(۱) تمام محارم مگر رضاعی محارم سے جوان عورت کو پردہ اولٰی ہے اور مظنہ ہو تو محارم صہری سے بھی۔

(۲) تمام محارم اور حاجت ہو اور اندیشہ فتنہ نہ ہو نہ خلوت ہو تو پردہ کے اندر سے بعض نامحرم سے بھی۔ واللہ تعالٰی اعلم

مسئلہ ۱۰۶: از ڈاکخانہ چیتانگ علاقہ میدنگ ضلع اکیاب مرسلہ محمد عمر ۵ ربیع الآخر ۱۳۳۹ھ

یہاں کے مسلمان اپنی عورتوں کو پہاڑوں اور جنگلوں میں بھیجتے ہیں اور غیر محرم آدمیوں سے کلام اور

---

[1] رد المحتار کتاب الصلٰوۃ باب شروط الصلٰوۃ داراحیاء التراث العربی بیروت ۱/ ۲۷۲

[2] القرآن الکریم ۳/ ۱۰۵

ہنسی مذاق کرتی ہیں بالکل ہی بے دریغ و بے پردہ ہے۔ اگر اُن لوگوں کو کوئی عالم وعظ نصیحت کرے تو اسکا تمسخر واستہزاء کرتے ہیں اور طعن لعن کرتے ہیں۔ حسب شریعت اُن لوگوں پر کیا حکم ہے؟

الجواب

یہ لوگ دیوث ہیں اور دیوث کو فرمایا کہ اس پر جنت حرام ہے۔ دیوثی بھی فقط اس فعل تک ہے اور وہ جو سائل نے بیان کیا کہ احکام شریعت کے ساتھ تمسخر واستہزاء اور عالم پر طعن ولعن کرتے ہیں یہ تو صریح کفر ہے والعیاذ باللہ تعالیٰ وہ ایمان سے نکل جاتے ہیں اور اُن کی عورتیں نکاح سے۔

قال اللہ تعالیٰ ابا اللہ وایٰتہ ورسولہ کنتم تستھزؤن لاتعتذروا قد کفرتم بعد ایمانکم[1] واللہ تعالیٰ اعلم۔

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا، کیا تم لوگ اللہ تعالیٰ اور اس کی آیتوں اور اُس کے رسول سے ہنسی مذاق کرتے ہو۔ لہذا معذرت نہ کرو اور بہانے نہ بناؤ۔ بلاشبہ تم ایمان کے بعد کافر ہوگئے ہو۔ واللہ تعالیٰ اعلم (ت)

مسئلہ ۱۰۸ از چتور ضلع مرادآباد تحصیل مرسلہ اشرف علی خان ۱۹ ربیع الآخر ۱۳۳۶ھ

ایک شخص جلوق [illegible] لگایا ہے آپ تحریر فرمائیں کہ اُس کا کیا حشر ہوگا۔ [illegible] ہے۔

الجواب

وہ گنہگار ہے، عاصی ہے، اصرار کے سبب مرتکب کبیرہ ہے، فاسق ہے، حشر میں ایسوں کی ہتھیلیاں گابھن اُٹھیں گی جس سے مجمع اعظم میں اُن کی رُسوائی ہوگی اگر توبہ نہ کریں اور اللہ معاف فرماتا ہے جسے چاہے اور عذاب فرماتا ہے جسے چاہے۔ اُسے چاہئے لاحول شریف کی کثرت کرے اور جب شیطان اس حرکت کی طرف بلائے فوراً دل سے متوجہ بخدا ہو کر لاحول پڑھے نماز پنجگانہ کی پابندی کرے نماز صبح کے بعد بلاناغہ سورۂ اخلاص شریف کا ورد رکھے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

مسئلہ ۱۰۹ از فیض آباد مسجد مغل پورہ مرسلہ شیخ اکبر علی مؤذن و مولوی عبد العلی ۱۹ ربیع الآخر ۱۳۳۶ھ

(۱) اگر پیر ضعیف نہیں ہے جوان ہے اور مستورات اپنی خوشی سے بے پردہ اس کی خدمت کریں ہاتھ پیر دابیں جائز ہے؟

(۲) اگر لڑکیاں جوان جن کی صرف ماں مرید ہے وہ لڑکیاں مع اپنی ماں کے پیر کے اور پیر کی اولاد کے سامنے

---

[1] القرآن الکریم ۹/ ۶۵ و ۶۶

آئیں شوہر یا رشتہ دار کی اجازت اس پر ہے وہ پیر اور وہ عورت اور رشتہ دار اور شوہر سب کو جائز ہے یا حرام ہے؟

الجواب

(۱) اجنبی جوان عورت کو جوان مرد کے ہاتھ پاؤں چھونا جائز نہیں اگرچہ پیر ہو۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۲) اگر سامنے آنا بے ستری سے ہے کہ کپڑے باریک ہیں جن سے بدن چمکتا ہے یا سر کے بال یا گلے یا کلائیوں کا کوئی حصہ کھلا ہے تو سب کو حرام ہے اور ستر کامل کے ساتھ ہو اور خلوت نہ ہو اور احتمالِ فتنہ نہ ہو تو حرج نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

مسئلہ ۱۱۱ از کمال پورہ علاقہ جیت پورہ بنارس مرسلہ خدا بخش زردوز مالک فلور مل اسلامیہ
۲۰ ربیع الآخر ۱۳۳۶ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرع متین کہ

تخمیناً ماہ سوا ماہ شادی سے قبل دولہا اور دلہن کو اُبٹن ملا جاتا ہے اس کے لئے اپنے خویش و اقارب برادری کی عورتیں بلائی جا [illegible] سے رشتہ مذاق کا ہوتا ہے وہی بدن وغیرہ سار [illegible] تقسیم کیا جاتا ہے، یہ اسراف ہے یا نہیں؟

الجواب

اُبٹن ملنا جائز ہے اور کسی خوشی پر کچھ کی تقسیم اسراف نہیں اور دولہا کی عمر نو دس سال کی ہو تو اجنبی عورتوں کا اس کے بدن میں اُبٹن ملنا بھی گناہ و ممنوع نہیں، ہاں بالغ کے بدن میں نامحرم عورتوں کا ملنا ناجائز ہے اور بدن کو ہاتھ تو ماں بھی نہیں لگا سکتی یہ حرام اور سخت حرام ہے، اور عورت و مرد کے مذاق کا رشتہ شریعت نے کوئی نہیں رکھا یہ شیطانی و ہندوانی رسم ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

مسئلہ ۱۱۲ از بانکی ضلع انچھرہ ریاست گوالیار مکان منشی اوصاف علی صاحب مرسلہ شیخ اشرف علی صاحب سب انسپکٹر
۱۲ جمادی الاولیٰ ۱۳۳۹ھ

عورتیں باہم گلا ملا کر مولود شریف پڑھتی ہیں اور ان کی آوازیں غیر مرد باہر سنتے ہیں تو اب ان کا اس طریقے سے مولود شریف پڑھنا ان کے حق میں باعث ثواب کا ہے یا کیا؟

الجواب

عورتوں کا اس طرح پڑھنا کہ ان کی آواز نامحرم سنیں باعث ثواب نہیں بلکہ گناہ ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

مسئلہ ۱۱۳: مسئولہ تاج محمد صاحب محلہ مرزا واڑی از اوجین ملک مالوہ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اندریں بارہ کہ مسماۃ ہیرو لعزیز طوائف بالغہ نے جلسہ عام سو دو سو آدمی میں مسمی دلدار خاں سے بخوشی خاطر نکاح کیا قاضی صاحب شریعت پناہ کے نائب حسب قاعدہ شہر تشریف لائے اور باقاعدہ نکاح پڑھایا، دو روز منکوحہ مذکورہ ناکح مذکور کے گھر رہی اور پھر چار کوس مقام پر کہ وہاں دلدار خاں کا قیام ہے وہ اُسے لے گیا اُدھر مسماۃ ہیرو لعزیز کی نائکہ مسماۃ دلبخش نے بصلاح وکیل دلاور خاں بنام دلدار خاں فراری کا مقدمہ قائم کرکے ذریعہ پولیس دلدار خاں کو پھنسا دیا اب دلاور خاں وکیل باوجود علم نکاح کے مسماۃ دلبخش سے روپیہ محنتانہ معقول رقم کھا کر تدابیر اس قسم کی کر رہے ہیں کہ مسماۃ ہیرو لعزیز دلدار خاں سے علیحدہ کی جائے اور پھر نائکہ ہو کر پیشہ حرام کاری کرے، دوران تحقیقات میں مسماۃ ہیرو لعزیز کو بھی ورغلا دیا ہے کہ وہ اب یہ کہتی ہے کہ میں نے بخوشی خود نکاح نہیں کیا بلکہ مجھے نشہ پلا دیا تھا اور ہر قسم تعلیم گواہان وغیرہ جھوٹی کارروائی وکیل موصوف و نیز چند پیروکاران مسلمان منجانب مسماۃ دلبخش بطمع زر و بعض بسلسلہ تعلقات ناجائز کر رہے ہیں اگر ان کی کوشش سے ایسا ہو گیا کہ مسماۃ ہیرو لعزیز کا نکاح ناجائز قرار پایا اور وہ پھر اس نائکہ کے ہو گئی اور طوائف کا پیشہ کرنے لگی اور اس [illegible] تا قیامت حرامکاری کرتی رہی تو اس کا مواخذہ بروز حشر کس سے ہوگا عنداللہ جواب دیں فقط۔

الجواب

ایسی بات پوچھنا فضول ہے کوئی چھپا ہوا مسئلہ ہوتا تو احتمال ہوتا کہ ان کو معلوم نہیں غلط بتا دیا جاتا اور جو لوگ اللہ و رسول کو پیٹھ دے کر دیدہ و دانستہ علانیہ ایسے کبائر عظیمہ کا ارتکاب کریں ان پر فتوی کا کیا اثر ہوگا، جان رہے ہیں کہ اللہ واحد قہار کا غضب اپنے سر لے رہے ہیں پھر فتوے سے کیا متاثر ہو سکتے ہیں، ہاں مسلمانوں کو چاہئے کہ ایسے لوگوں سے قطعاً قطع تعلق کر لیں اور ان سے سلام کلام میل جول یک لخت چھوڑ دیں، ایسا نہ ہو کہ اُنکی آگ میں یہ بھی جل جائیں،

قال اللہ تعالٰی واما ینسینک الشیطٰن فلا تقعد بعد الذکری مع القوم الظٰلمین[1]، وقال تعالٰی ولا ترکنوا الی الذین ظلموا فتمسکم النار[2] واللہ تعالٰی اعلم۔

اللہ تعالٰی نے ارشاد فرمایا: اگر تمہیں شیطان بھلا دے تو پھر یاد آنے کے بعد ظالموں کے ساتھ نہ بیٹھو۔ اور اللہ تعالٰی نے ارشاد فرمایا اور ظالموں کی طرف نہ جھکو ورنہ تمہیں دوزخ کی آگ چھوئے گی۔ واللہ تعالٰی اعلم۔ (ت)

---

[1] القرآن الکریم ۶/ ۶۸
[2] القرآن الکریم ۱۱/ ۱۱۳

مسئلہ ۱۱۳: مرسلہ غلام خان از دیوان محلہ گھر گھر ۲۲ ربیع الاول شریف ۱۳۳۵ھ

کیا کہتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرع متین اس مسئلہ میں کہ ایک شخص کے نکاح میں ایک بہن ہے دوسری کے ساتھ وہ زنا کا مرتکب ہے اور لڑکی کا باپ اور دادا حرام کرنے والے کو رکھے ہوئے ہیں اور ہر قسم کی اُن کی مدد کرتے ہیں اور یہ لوگ اس کے معاون پڑھے لکھے ہیں شریعت سے واقف ہیں مگر اس فعل سے باز نہیں رہتے اگرچہ تاکید کریں یقیناً یہ لوگ اپنے فعل ناشائستہ سے باز رہیں، ایسی حالت میں یہ لوگ دائرۂ اسلام سے باہر ہوئے یا نہیں؟ اُن سے سلام کلام، ان کا چھوا کھانا، ان کے پیچھے نماز، ان کی بیمارپرسی، ان کے جنازے کی نماز، اُن کو مٹی دینا شرعاً جائز ہے یا نہیں؟ بینوا توجروا (بیان فرماؤ اجر و ثواب پاؤ۔ ت)

الجواب

صورتِ مستفسرہ اگر واقعی ہے اور اس میں بدگمانی کو دخل نہیں تو وہ مرد و عورت زانی و زانیہ ہیں، اور وہ کہ اُس کے معاون اور تشنیعِ کبیرہ پر راضی ہونے والے، بندوبست نہ کرنے والے دیّوث ہیں۔ دیوث پر لعنت آئی ہے، اُسے امام بنانا ناجائز ہے، اس سے سلام کلام ترک کر دینا مناسب ہے مگر اتنی بات سے وہ دائرۂ اسلام سے خارج نہیں ہوتے نہ ان پر مرتدین کے احکام لگیں جب تک معاذ اللہ اس کبیرہ کو حلال نہ جانیں۔ واللہ تعالٰی اعلم

مسئلہ ۱۱۴: از شہر محلہ ملکی نولہ مسئولہ نبی بخش ۱۱ صفر ۱۳۳۹ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ اکثر عورتیں منہار کو جو کہ پردہ میں سے ہاتھ نکال کر منہار کے ہاتھ میں ہاتھ دے کر چوڑیاں پہنتی ہیں یہ جائز ہے یا نہیں؟ اور بعض عورتیں اپنے مردوں کے سامنے منہار کے ہاتھ سے چوڑیاں پہنتی ہیں اور بعض شخص خود اپنی موجودگی میں بلا پردہ کے اپنی عورت کو چوڑیاں پہناتے ہیں، یہ چوڑیاں غیر مرد کے ہاتھ میں ہاتھ دے کر خواہ پردہ میں سے یا بلا پردہ کے جائز ہے یا ناجائز؟

الجواب

حرام حرام حرام ہے، ہاتھ دکھانا غیر مرد کو حرام ہے، اس کے ہاتھ میں ہاتھ دینا حرام ہے، جو مرد اپنی عورتوں کے ساتھ اسے روا رکھتے ہیں دیّوث ہیں۔ واللہ تعالٰی اعلم

مسئلہ ۱۱۶: از شہر بریلی مسئولہ ننھے میاں صاحب ۲۲ ذیقعدہ ۱۳۳۷ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ زید کی عورت بسبب ناداری کے ایک معتبر جگہ پر ملازم ہے اور زید اور اُس کی عورت شریف القوم ہے مگر اس طرح پر نہیں استعمال کیا جاتا کہ جس سے شرع

نقصان پہنچے، کچھ لوگ کہتے ہیں کہ نماز زید کے پیچھے نہیں پڑھنا چاہیے کہ اس کی عورت غیر محرم کے یہاں بے پردہ رہتی ہے، اگر زوجہ زید ملازمت ترک کرے تو صورت تنخواہ زید کافی بسر اوقات کو نہیں ہوسکتی ہے۔

الجواب

یہاں پانچ شرطیں ہیں:

(۱) کپڑے باریک نہ ہوں جن سے سر کے بال یا کلائی وغیرہ ستر کا کوئی حصہ چمکے۔

(۲) کپڑے تنگ و چست نہ ہوں جو بدن کی ہیأت ظاہر کریں۔

(۳) بالوں یا گلے یا پیٹ یا کلائی یا پنڈلی کا کوئی حصہ ظاہر نہ ہوتا ہو۔

(۴) کبھی نامحرم کے ساتھ کسی خفیف دیر کے لئے بھی تنہائی نہ ہوتی ہو۔

(۵) اس کے وہاں رہنے یا باہر آنے جانے میں کوئی مظنۂ فتنہ نہ ہو۔

یہ پانچ شرطیں اگر جمع ہیں تو حرج نہیں اور ان میں ایک بھی کم ہے تو حرام۔ پھر اگر زید اس پر راضی ہے یا بقدر قدرت بندوبست نہیں کرتا تو ضرور اس پر بھی الزام ورنہ نہیں۔

قال تعالیٰ لا تزر وازرۃ وزر اخریٰ[1] واللہ تعالیٰ اعلم۔

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: کوئی جان کسی دوسری جان کا بوجھ (گناہ) نہ اٹھائے گی۔ واللہ تعالیٰ اعلم (ت)

مسئلہ ۱۱۱ از ناتھ دوارہ ریاست اودے پور ملک میواڑ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔

اللہ تعالیٰ کے بابرکت نام سے شروع جو بہت رحم کرنے والا بڑا مہربان ہے۔ (ت)

ع اے کارساز قبلۂ حاجات کارہا
آغاز کردہ ایم رسانی بانتہا

اے کارساز اور اے حاجتوں میں قبلہ (کی حیثیت رکھنے والے) ہم نے کاموں کی ابتداء تو کر دی لیکن انتہا اور تکمیل تک پہنچا دینا (تیرا کام) ہے۔ (ت)

الحمد للہ رب العالمین والعاقبۃ للمتقین والصلوٰۃ والسلام علیٰ رسولہ محمد و اٰلہ واصحابہ اجمعین۔

جملہ تعریف و ستائش اس اللہ تعالیٰ کے لئے ہے جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے۔ اور اچھا انجام ان خوش نصیب حضرات کے لئے ہے جو اس سے ڈرتے رہتے ہیں، اور درود وسلام اس کے برگزیدہ رسول (محمد) پر ہو اور ان کی سب اولاد اور تمام ساتھیوں پر ہو۔ (ت)

---

[1] القرآن الکریم ۵۳/۳۸

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرع متین اس مسئلہ میں کہ ایک صاحب جو کہ علم فقہ و حدیث سے واقف ہیں لوگوں کو پند و وعظ بھی کیا کرتے ہیں مگر ان کی مستورات نہایت بدعت و شرک میں مبتلا ہوتی ہیں جس کا اظہار حسبِ ذیل ہے کہ محرم شریف کی تاریخ ۱۰ کو مستورات کو جمع کرکے اور اُن سے چندہ جمع کرواکر چند اشیاء بازار سے خود جاکر مع مستورات کے خرید کرکے لانا، چاول خام و پھل و مٹھائیاں و نخود بریاں و بھونی جوار و عطر و اگربتی وغیرہم مہیا کرکے قبرستان میں مع مستوراتِ مذکورہ کے لے جانا اور وہاں جاکر ایک سفید چادر کا زمین پر بچھانا اور کل اشیاء مذکورہ بالا کو چادر کے چاروں کونوں پر جمع کرنا اور وہاں حضرت محمد (صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم) کے اہلبیت و شہیدانِ کربلا کو اور حضرت بی بی فاطمہ رضی اللہ تعالٰی عنہا کی روحِ مطہر کو حاضر جان کر وہاں مع جملہ مستورات کے سینہ زنی و ماتم پرسی کروانا اور خود بھی بے پردگی کرنا بعدہٗ نہایت ادب و تعظیم کے ساتھ ان اشیاء مذکورہ بالا پر فاتحہ وغیرہ دے کر تقسیم کرنا اور اولاد و دیگر امور کے بارے میں دُعا کرنا اور اُن مستورات کے خاوندوں کا اُن کو ہدایت نہ کرنا ایسے شخص کے بارہ میں اللہ و رسول کا کیا حکم ہے اور ایسے شخص کو شرع شریف میں کیا کہنا لازم آتا ہے اور مسلمانوں کو ایسے آدمیوں کے ساتھ کیا برتاؤ کرنا چاہیے، براہِ مہربانی جیسا حکم موافق شرع کے ہو وہ مع حدیث و فقہ حوالہ و آیت کلام اللہ و حدیث کے ارقام فرماویں تاکہ مستورات خوفِ خدا کرکے باز آئیں، اللہ تعالٰی آپ کو اجرِ عظیم عطا فرمائے گا۔

الجواب

عورات کا قبرستان جانا ممنوع ہے، اور سینہ زنی حرام ہے، اور یہ طریقہ بدعت ہے اور بے پردگی فاحشہ ہے، ایسا شخص مبتدع ہے، مسلمانوں کو اس سے احتراز چاہیے۔

مسئلہ از شہر باجی گنواں ۲۵ محرم ۱۳۳۹ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و فضلائے شرع متین جن کی بیبیاں تعزیہ دیکھنے دروازہ پر جائیں یا نویں محرم الحرام کو تنہا یا دیگر عورات کے ہمراہ یا خوردسال بچے کے ہمراہ یا تمام شب تعزیہ دیکھیں اور خاوند محافظ گھر رہیں اُن کا نکاح رہا؟ ایسی بیبیوں کی اولاد حلال ہے یا نہیں؟

الجواب

عورتوں کا گھر سے نکلنا خصوصاً تماشہ دیکھنے کو ناجائز ہے اور مردوں کا اسے روا رکھنا بے غیرتی ہے مگر اس سے نکاح یا اولاد میں کوئی خلل نہیں آتا۔ واللہ تعالٰی اعلم

مسئلہ از موضع پاکڑی ضلع گونڈہ ڈاکخانہ ڈھنیہ مسئولہ محمد حسین خاں ۱۰ رمضان ۱۳۳۹ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ان مسائل کے بارے میں:

(۱) پیر سے پردہ ہے یا نہیں؟

(۲) ایک بزرگ عورتوں سے بغیر حجاب کے حلقہ کرتے ہیں اور حلقہ کے بیچ میں خود بزرگ صاحب بیٹھتے ہیں توجہ ایسی دیتے ہیں کہ عورتیں بیہوش ہوجاتی ہیں یا چیختی گرتی ہیں اور اللہ کی آواز مکان سے باہر دُور دُور سُنائی دیتی ہے، ان سے بیعت ہونا کیسا ہے؟ بینوا توجروا (بیان فرماؤ اور اجر ثواب پاؤ۔ ت)

الجواب

(۱) پیر سے پردہ واجب ہے جبکہ محرم نہ ہو۔ واللہ تعالٰی اعلم

(۲) یہ صورت محض خلاف شرع و خلافِ حیا ہے، ایسے پیر سے بیعت نہ چاہیے۔ واللہ تعالٰی اعلم